سندھ میں تحفظ انسانی حقوق کی آڑ میں عیسائیت کی تبلیغ... لمحہ فکریہ!

موجودہ نسوانی حکومت میں کیسے کیسے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اس کی نظیر پہلے کسی حکومت میں نہیں ملتی ہے۔ تمام شعبہ ہائے زندگی اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ خاص کر موجودہ حکومت اپنے آپ کو لبرل ثابت کرنے کے لئے عریانی فحاشی کی خود سرپرستی کر رہی ہے۔ نوجوان نسل میں مادر پدر آزادی کا رجحان بڑھ رہا ہے اور حکومت انکی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اس ضمن میں ہیومن رائٹس کی آڑ میں انہیں تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اور نوعمر لڑکے لڑکیوں کو والدین کا باغی اور سرکش بنایا جاتا ہے۔ اب بات اس سے بھی آگے جا چکی ہے۔ اور اسی ہیومن رائٹس کی آڑ میں اب سندھ کے اندر ایک نئے فتنہ نے جنم لیا ہے اور عیسائی مشنریوں نے ہاریوں کو انسانی حقوق کی آڑ میں عیسائی بنانے کا عمل تیز کر دیا ہے۔ انہیں جاگیرداروں سے آزادی کا جھانسہ دے کر عدالتوں میں مقدمات درج کروائے جاتے ہیں اور اس کے جملہ اخراجات خود برداشت کرتے ہیں۔ انہیں اپنے کیمپوں میں لے جاتے ہیں اور عیسائیت اختیار کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ان ہاریوں میں اکثریت ہندوؤں کی ہے لیکن اس کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔

بدقسمتی سے پاکستان میں تمام دینی جماعتیں بدترین اختلافات کا شکار ہیں۔ باہمی انتشار اور نااتفاقی نے انہیں مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ ان میں اتنی صلاحیت باقی نہیں رہی کہ وہ اپنے گرد و پیش کا بھی جائزہ لے سکیں اور اس قسم کی سرگرمیوں کا نوٹس لیں۔ دراصل ہیومن رائٹس کے قیام کا اولین مقصد بھی مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لینا ہے اور انکی کمزوریوں کے خلاف واویلا کرنا ہے۔ جبکہ پوری دنیا میں مسلمان نہایت مظلومیت کا شکار ہیں۔ لیکن وہاں یہ ہیومن رائٹس کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ اب جبکہ سندھ میں ہاریوں کا مسئلہ ہوا ہے تو صرف عیسائیت کی تبلیغ کے لئے انسانی حقوق کا سہارا لیا ہے۔

ہم تمام دینی جماعتوں کے سربراہان سے گذارش کریں گے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں، باہمی فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھیں اور اس اہم مسئلہ پر فوری توجہ دیں۔ اسکا سدباب کریں اور اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اور خود ہاریوں کی مدد کریں۔ اگر وہ مظلوم ہیں تو انہیں ظلم سے نجات دلائیں اور ان میں سے جو مسلمان ہیں ان کے ایمان کا تحفظ کریں اور عیسائی مشنریوں کا راستہ روکیں۔

ہمیں امید ہے کہ ملی یکجہتی کونسل بھی اس طرف فوری توجہ دے گی۔ سندھ کے تھر کے علاقے میں قادیانی بھی اسی انداز میں قادیانیت کی تبلیغ میں مشغول ہیں۔ جہالت اور غربت کا شکار ہونے والے سندھی ان کے دام میں پھنسے ہوئے ہیں۔ انہیں بے شمار مراعات دیتے ہیں۔ پانی، بجلی کے علاوہ ڈش انٹینے اور رنگین ٹیلی ویژن فراہم کئے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعے براہ راست پروگرام اور مرزا ناصر کے خطبے سنائے جاتے ہیں۔

ہمیں توقع ہے کہ پاکستان کی تمام مذہبی دینی جماعتیں سندھ کے اس پسماندہ علاقے کی طرف فوری توجہ دیں گی اور قادیانیت و عیسائیت کا راستہ روکیں گی۔

کارکنان سنی تحریک اپنی حدود میں رہے...؟

وطن عزیز میں فرقہ واریت کا عفریت پوری طرح مسلط ہے۔ شیعہ سنی فساد تو ایک عرصہ سے ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کی اس کمزوری سے اغیار نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ انہیں بے دست و پا کرنے کے لئے فرقہ واریت کی چنگاری کو ہوا دی اور مسلمان خود مسلمان کا گلا کاٹنے لگا۔ سادہ لوح مسلمانوں کو دین سے متنفر کرنے اور وطن عزیز کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے لئے اس سے بڑا فتنہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ پاکستان میں بسنے والے مسلمان پہلے ہی چار مسلکوں میں تقسیم ہیں۔ اہلحدیث، حنفی، دیوبندی، حنفی بریلوی اور شیعہ۔

لیکن بدقسمتی سے دہشت گردی کے اس دور میں یہ مسالک بدترین حالات کا شکار